حضورالمسیح کون ہیں؟

حضورالمسیح کو حضرتِ عیسیٰ المسیح، یسوع مسیح، مسیح ابنِ مریم اور رُوح اللہ و کلمۃ اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ کئی دُوسری زبانوں میں آپ کے کئی اور نام بھی ہیں۔ اِس کتابچہ کے لکھنے کا مقصد اُن کے ناموں کی فہرست پیش کرنا نہیں بلکہ کُتبِ سماویہ (توراتِ شریف، زبور شریف، صحائف الانبیاءِ کرام اور اِنجیل شریف) کو بنیاد بنا کر اُن کی شخصیت کے بارے میں اِس انداز سے بیان کرنا ہے کہ اگر کچھ غلط فہمیاں ہیں بھی تو دُور ہو جائیں۔ حضورالمسیح کی شخصیت، سیرت، تعلیمات، مُعجزات اور گنہگار اِنسان کیلئے اُن کے وسیلہ سے جو اِنتظامِ اِلٰہی ہوا ہے اُس کو جاننا بہت ضروری ہے۔ آپ اہلِ کلیسیاء اور اہلِ اِسلام میں بہت ہی اُفضل و اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ذیل میں اِنتہائی اِختصار سے اُن کی حیاتِ اَقدس کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے تاکہ ہر خاص و عام شخصیت المسیح سے واقف ہو جائے۔ اِس کتابچہ میں ایسی حقائق کو پیش کیا جا رہا ہے جو حضورالمسیح کو باقی اِنسانوں سے منفرد ٹھہراتی ہیں۔

پیشینگوئیاں

حضورالمسیح کی آمد کیسے اور کیوں ہوئی، اِس موضوع پر بعد میں بات کی جائے گی لیکن یہاں یہ بیان کرنا لازم ہے کہ آپ کی آمد اچانک اور حادثاتی طور پر نہیں ہوئی بلکہ اَنبیاءِ کرام کی سینکڑوں پیشینگوئیوں کے مطابق ہوئی ہے۔ ہزاروں سال پہلے اللہ و تبارک و تعالیٰ خود توراتِ شریف کی پہلی کتاب میں ابلیس کو سزا دیتے ہوئے سب سے پہلے پیشینگوئی فرماتے ہیں کہ میں تیری اور عورت کی نسل کے دَرمیان عداوت ڈالوں گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا اور وُہ تیرے سر کو کُچلے گا۔ اُس کے بعد نبُوتوں اور پیشینگوئیوں کا تواتر آپ کی وِلادت تک چلتا رہا کہ آپ کی وِلادت کیسے ہوگی، کہاں ہوگی، اُس وَقت کے حالات کیا ہونگے، وَقتِ حاکم کیا کرے گا، آپ کی وِلادت کی نوید کون دے گا، وُہ کونسے ملک جائیں گے، اُن کی تعلیمات، دُکھ اُٹھانے، اُن کی گرفتاری، اُن کے معجزات، قبر میں لاش کے نہ پڑے رہنے دینے اور جی اُٹھنے یہاں تک کہ دوبارہ آمد سے متعلق بھی پیشینگوئیاں ہیں اور آپ تشریف لائے تو اُن پیشینگوئیوں کی تکمیل ہوئی۔ یہی سبب ہے کہ آج اِنجیل شریف کے ساتھ توراتِ شریف بھی ہے جو بظاہر ایک ہی کتاب ہے تاکہ اگر پیشینگوئیوں کو تلاش کیا جائے تو کہیں اور جانے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ ساتھ ہی تورات، زبور و صحائف الانبیاء میں اُنہیں تلاش کر لیا جائے۔ یاد رہے کہ اِس چھوٹے سے کتابچہ کے جتنے بھی مضامین ہیں اُن سب کی بابت ایک نہیں کئی پیشینگوئیاں پہلے سے موجود تھیں اور آپ نے تشریف لا کر اُن پیشینگوئیوں کی تصدیق و تکمیل فرمائی۔

وِلادَت باسعادت

وِلادَت سے متعلق پیشینگوئیوں کی بات یہاں پر دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ ذوق ہو تو توراتِ شریف، زبور شریف اور صحائف اُلانبیاء کی تلاوت کی جاسکتی ہے جو آپ کی اپنی زبان میں ترجمہ کی صورت میں میسّر ہیں۔ (اگر آپ کے پاس نہیں تو دس رُوپے والے ایک سو رُوپے کے غیر استعمال شُدہ ڈاک ٹکٹ ہمیں بھیجیں تو ہم آپ کو یہ مکمل کتاب بھیج دیں گے)۔ یہاں پر صرف اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہو گا کہ آپ کی وِلادَت ایسی تھی کہ جیسے کسی اور شخص کی نہیں ہوئی۔ یہ وِلادَت قوانینِ فطرت سے ہٹ کر تھی کیونکہ آپ کی وِلادَت میں کسی مرد کا کوئی کردار نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف عورت (حضرت مریمؑ صدّیقہ) سے معجزانہ طور پر رُوح القدس کی تحریک سے پیدا ہوئے۔ ایسی پیدائش سے متعلق حضرتِ اشعیاؔہ نے پہلے ہی سے پیشینگوئی کی تھی۔ نسل تو عموماً مرد سے چلتی ہے لیکن ایسی وِلادَت کے سبب سے ہی فرمایا گیا تھا کہ آپ عورت کی نسل ہوں گے۔ اَنبیاء نبّوتوں کے مطابق آپ کی وِلادَت بیت الحم میں ہوئی۔ اَجرامِ فلک نے اور فرشتوں نے امیر و غریب کو وِلادَت اُلمسیح کی خوشخبری سُنائی۔ مسیحا کی وِلادَت پر اُن نبّوتوں اور پیشینگوئیوں کی تکمیل کے سبب سے اِس بات کی بھی تصدیق ہوگئی کہ خُدا نے جو ہزاروں سال پہلے بنی نوِ انسان سے مسیحا کی آمد سے متعلق وَعدے کیئے تھے وُہ بھولا نہیں بلکہ اُن کو پورا کیا اور ہمارا خُدا سچا اور برحق ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔

تعلیمات

حضُور اُلمسیح کی تعلیمات بھی اِس قدر لاثانی اور مُنفرد ہیں جو ہر زمانے کے لوگوں کو بہت عزیز ہیں۔ ایسے تمام مسیحی لوگ جو مسیحا کے واقعی پیروکار ہیں وُہ اَپنی زندگی سے تعلیمات اُلمسیح کی عکاسی کرتے ہیں۔ آپ نے عبادت کے جسمانی طریقوں سے کہیں زیادہ دِل کی تبدیلی پر زور دیا۔ ظاہری صفائی سے کہیں زیادہ باطن کی صفائی کا ذکر فرمایا۔ نیّت، خیال اور سوچ کی پاکیزگی پر زور دیا۔ دُشمنوں سے محبّت کرنے اور اَپنے ستانے والوں کیلیئے دُعا کرنے کا دَرس دیا۔ زیادتی کرنے والوں کو مُعاف کرنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ بدلہ مَت لو کیونکہ یہ تُمہارا نہیں بلکہ خُدا کا کام ہے۔ طلاق سے منع فرمایا۔ کثرتِ اَزواج سے منع فرمایا۔ آپ نے نہ صرف قتل کرنے کو منع قرار دیا بلکہ فرمایا کہ اَپنے بھائی پر غصہ ہونے کی صُورت میں بھی تُم صدرِ عدالت کی سزا کے لائق ہو گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ زِنا کے عمل سے گُزرنا ہی زِنا نہیں بلکہ اگر کسی دَوشیزہ کی طرف بُری نیّت سے دیکھا ہی تو تُو گویا تُو زِنا کے عمل سے گُزر گیا۔ آپ نے لکیر کا فقیر ہونے کی مخالفت کی۔ آپ نے ہر طرح کی رُوحانی کرپشن کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اَپنے پڑوسی کی کسی چیز کا لالچ نہ کرنے اور اُس سے مُحبت کرنے کی بابت تعلیم دی۔ آپ نے کوئی فوج تیار نہیں کی کہ دُوسروں کے خلاف لڑا جائے بلکہ تلوار کو میان میں رَکھنے کا دَرس دِیا۔ اگر آج مسیحا کی تعلیمات کی پیروی کی جائے تو گارنٹی سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ دُنیا اَمن و سکون کا گہوارہ بن جائے گی۔

کوئی خاص مخصوص تعداد میں روزے رکھنے کا حکم نہیں دیا مگر خود ضرور رکھے اور رکھنے کا اُصول بھی بتایا۔ مسیحا کے پیروکاروں کیلئے روزے فرض نہیں بلکہ اختیاری ہیں اور ضروری ہے کہ جو بھی روزہ رکھیں اُس کے پیچھے کوئی خاص مقصد ہو۔ آپ نے نِری بھوک ہڑتال سے منع فرمایا اور اُن کا مطلب یہ تھا کہ اگر آنکھ، زبان، خیال، دِل، نیت اور اِرادہ کا روزہ نہیں تو پھر بھوک ہڑتال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ نے کوئی خاص مخصوص طریقے کی نماز ادا کرنے کو نہیں کہا لیکن ہر پل دَرس دیا کہ ذاتِ اِلٰہی کی فرمانبرداری کرو اور دَر حقیقت یہی عبادت ہے۔

تعلیمات المسیح کے مطابق کوئی ایسا مخصوص جُملہ نہیں جو زبان سے اَدا کیا جائے تو کوئی شخص اُن کا پیروکار ہو جاتا ہے بلکہ یہ دِل کی بات ہے اگر دِل تیار نہیں تو زبان سے کلمات اَدا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

جانوروں کی قربانی کرنے کی کوئی تعلیم نہیں دی کیونکہ اگر دِل خُدا تعالٰی سے دُور ہو تو خُدا قربانیوں یا چڑھاویوں سے خوش نہیں ہوتا۔ آپ نے حمد و ثناء کی قربانی اور اَپنے بدن کو ایسی قربانی کے طور پر پیش کرنے کی تعلیم دی ہے جو قربانی خُدا تعالٰی کے حضور مقبول ہو۔ آپ نے نیک کام کرنے کی تلقین کی کہ لوگ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر پروردگار کی تمجید کرنے والے ہوں لیکن یہ اِس بات کیلئے نہیں تھے کہ یہ ہماری نجات یا مخلصی کی ضمانت ہیں۔

مُعجزات

حُضور المسیح کے مُعجزات کی تصدیق تو کئی اور ذرائع سے بھی ہوتی ہے لیکن انجیل شریف میں نہ صرف عام بیماریوں سے شِفا بخشنے بلکہ کوڑھیوں کو پاک صاف کرنے، اَندھوں کو قوتِ بینائی بخشنے، گونگوں کو قوتِ گویائی بخشنے، جنّات سے دُکھ اُٹھانے والوں کو آزاد کرنے اور اور یہاں تک کی فطرت پر بھی اختیار حاصل تھا اور موسم کو حکم دے کر ہوا اور پانی کے طوفانوں کو تھما دیتے تھے۔ آپ نے چار دِن کے مُردے کو اور اِس کے علاوہ کئی اور مُردے بھی زندہ فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ اَرض و سما کا کُل اِختیار مجھے دیا گیا ہے۔ آپ کے صرف کہہ ہی دینے سے دُور ہی مریض اِیمان ہی کے سبب سے شِفا پا جاتے تھے۔ آپ کے پاس گناہوں کے مُعاف کرنے کا اِختیار تھا۔

عزیزو! مُعجزہ یہ نہیں کہ خالقِ کائنات کی بنی ہوئی چیزوں کا بِگاڑا جائے بلکہ بگڑی ہوئی چیزوں کا سنوارنا مُعجزہ ہے۔ آپ نے جو بھی مُعجزات کئے وُہ سرِ عام کیئے اور اُن مُعجزات کے چشم دِید گواہ بھی تھے۔ آپ نے جتنے بھی مُعجزات فرمائے اُن سب کے وسیلہ سے خُدا تعالٰی کی شان بڑھی یعنی اُس کا جلال ظاہر ہوا۔ آپ کے تمام تر مُعجزات دُوسرے لوگوں کی بھلائی کیلئے تھے۔

حیاتِ طیّبہ

چونکہ آپ کی وِلادت میں کسی مرد کا کوئی کردار نہ تھا اور رُوح پاک کی قُدرت سے ایک پاک دامن کنواری سے پیدا ہوئے جس سبب سے آپ کی زِندگی بھی بے عیب تھی۔ آپ نے کبھی کوئی گُناہ نہیں کیا۔ آپ بالکل پاک، معصُوم و بے عیب تھے۔ یہی تو سبب ہے کہ جیسے کوئی ڈاکو کسی دُوسرے ڈاکو کی ضمانت نہیں دے سکتا اِسی طرح ایک گنہگار کسی دُوسرے گنہگار کو بارِ گُناہ سے بھی نہیں بچا سکتا۔ حضور المسیح نے کبھی کسی کی طرف داری نہیں کی۔ غرور، حسد اور بدلہ کی رُوح اُن میں نہیں تھی۔ اُن کی تعلیمات کی مکمل طور پر عکاسی اُن کی زِندگی سے ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں کی جگہ ہاں اور نہ کی جگہ نہ کہو۔ نہ شریر کا مقابلہ کیا اور نہ ہی شریر کا مقابلہ کرنے کیلئے کہا گیا۔ قسم کھانے سے بالکل منع فرمایا۔ عیب جوئی، اَلزام تراشی اور گشت وخون سے سختی سے منع کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی نیک یا غلط مقصد کیلئے قطعی جُھوٹ نہیں بول سکتے۔ آپ نے مُحبت، اَمن اور بھائی چارے کا دَرس دیا۔ مذہبی تصادم اور خونریزی کی کوئی تعلیم نہیں مِلتی۔ آپ خواہشوں کے غلام نہیں تھے بلکہ خواہشیں آپ کی غلام تھیں۔ آپ نے شادی نہیں کی بلکہ وُہ کیا جس کے کرنے کیلئے آپ اِس دُنیا تشریف لائے تھے۔ آپ کی داڑھی مبارک تھی لیکن کہا نہیں کہ تُم بھی رَکھو۔ اِس کے رَکھنے یا نہ رَکھنے سے ہمارا جسمانی یا رُوحانی کوئی فائدہ یا نقصان نہیں ہے۔

موت

جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چُکا ہے کہ حضُور المسیح کی موت سے متعلق بھی اَنبیاءِ کرام کی پیشینگوئیاں موجود ہیں۔ یہ بھی پیشینگوئیاں موجود ہیں کہ آپ کی گرِفتاری کیسے ہوگی، آپ کا دَام چُکایا جائے گا، ایک رفیق آپ کو بھوسہ لے کر پکڑوائے گا، آپ کی پوشاک پر قرعہ ڈالا جائے گا، آپ کی کوئی ہڈی توڑی نہیں جائے گی، آپ کو پشت پر مارا جائے گا، ہاتھوں اور پاؤں میں کیلیں ٹھونک کر لکڑی (صلیب) پر لٹکایا جائے گا۔ آپ نے صلیب پر لٹکے ہوئے جان کُنی کے عالم میں بھی اَپنے ستانے والوں کیلئے دُعا کی۔ اَناجیل کے مُطالعہ سے آپ جانیں گے کہ مسیحا کے ساتھ یہ سب کُچھ ہوا اور یہ کتبِ سابقہ کی نبوّتوں کی تکمیل ہوئی۔ کوئی ایک بھی ایسی نبوّت نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو۔ مسیحا کی موت کا سبب کوئی اُن کا گُناہ نہیں تھا بلکہ بنی نُوع اِنسان کیلئے کفّارہ ہونے کیلئے صلیب پر جان دے رہے تھے۔ اِس موضوع پر مزید تفاصیل کیلئے اِنجیل شریف کا مطالعہ فرمائیں۔

تدفین

صلیبِ کلوری پر جان دینے کے بعد مسیحا کی تدفین ایک ایسی قبر میں ہوئی جو مُستعار لی گئی تھی یعنی کسی دولتمند آدمی کی قبر میں آپ کو رَکھا گیا۔ ممکن ہے کہ اِس کی وَجہ یہ بھی تھی کہ مسیحا کو تین دِن بعد زِندہ ہونا تھا۔ اُس وَقت کے دَستور کے مطابق آپ کی قبر ایک غار میں تھی اور آپ کو کفن پہنا کر اور خوشبوئیں لگا کر دفنایا گیا۔ بعد اَز تدفین قبر کے منہ پر بھاری پتھر رَکھا گیا اور شاہی مہر لگا دی گئی تھی۔ قبر کے باہر رُومی

سپاہی پہرا دینے کیلئے کھڑے کیئے گئے تھے کہ کہیں اُن کی لاش کو اُن کے حواری چُرا نہ لیا جائیں۔ نیکدیمس اور اَرمتیاہ کے رَہنے والے یوسف کو جو آپ کے پوشیدہ پیروکار تھے یہ اَعزاز حاصل ہوا کہ آپ کی لاش کو صلیب پر سے اُتار کر دفن کریں۔

قیامت وظہورالمسیح

چونکہ حضورالمسیح کے جی اُٹھنے کی بھی پہلے سے پیشینگوئیاں کی گئی تھیں کہ اُن کے جسم کے سڑنے نوبت نہیں آئے گی جس سبب سے آپ سدا قبر میں ہی نہیں رَہے۔ بلکہ اَپنے قول اور پیشینگوئیوں کے مطابق وُہ مُردوں میں سے جی اُٹھے۔ جی اُٹھنے کے بعد آپ اَپنے پیروکاروں پر 40 دِن تک مختلف مقامات پر ظاہر ہوتے رہے۔ کہیں بند کمروں میں جہاں شاگرد موجود تھے وہاں اُن پر جلالی بدن میں ظاہر ہوئے اور کہیں رَاہ چلنے والے مُسافروں پر ظاہر ہوئے، کہیں 500 سے زائد لوگوں پر ظاہر ہوئے۔ اِس دَوران آپ نے اَپنے پیروکاروں سے باتیں کیں اور تعلیم بھی دی اور حکم دِیا کہ ساری خلق کے سامنے جاکر خوشخبری سُناؤ۔ خوشخبری یہ ہے کہ گنہگار اِنسان کے گناہوں کی قیمت صلیبِ کلوری پر حضورالمسیح کی موت میں ادا کردی گئی ہے۔ اَب جو کوئی اُس فدیہ یا کفارہ پر اِیمان لاتا ہے اور مسیحا کی فرمانبرداری میں ہو لیتا ہے وُہ گناہوں کی معافی اور حیاتِ اَبدی کا وارث ہوتا ہے۔

آپ کے صعودِ آسمانی سے متعلق

صعودِ آسمانی سے مراد حضورالمسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد آسمان پر چلا جانا ہے۔ یہ اُس وَقت کے بات ہے کہ جب حضورالمسیح کے حواریوں کے پاس بیٹھے تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ یکا یک آسمان سے ایک بادِل آیا اور آپ گویا اُس بادِل کے رَتھ میں سوار ہوکر آسمان پر چلے گئے۔ اِس کی کیا وَجہ تھی کہ آپ قبر میں ہی نہیں رہے اور آسمان پر چلے گئے؟ اِس کی ایک وَجہ تو وُہ پیشینگوئیاں تھیں جن کا پورا ہونا ضرور تھا اور دُوسری بات یہ ہے کہ آپ آسمان سے ہی آئے تھے اور آسمان پر جانے کی رَاہ بھی جانتے تھے جس سبب سے وُہ آسمان پر گئے۔ اگر آپ زمین سے ہوتے تو پھر باقیوں کی طرح زمین پر ہی ہوتے۔ آپ نے جاتے وَقت اَپنے پیروکاروں سے یہ بھی فرمایا کہ جاتا ہوں کہ جا کر تمہارے لیئے جگہ تیار کروں تاکہ پھر آکر تمہیں بھی اَپنے ساتھ لے جاؤں تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تُم بھی ہو۔ یاد رہے کہ آپ ایسے ہی زندہ بن موت کے آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے ورنہ اِنسان کا کفارہ نہ ہوتا۔ وُہ مرگئے، دفن ہوئے اور پھر جی اُٹھے اور اُس کے بعد آسمان پر اُٹھائے گئے۔

آمدِ ثانی سے پیشتر حالات

مسیحا نے اَپنی آمدِ ثانی سے پہلے کے حالات سے متعلق جو کُچھ فرمایا وُہ آج ہم اَپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ رَہے ہیں۔ آپ نے فرمایا

کہ قوم پر قوم چڑھائی کرے گی، محبت ماند پڑ جائے گی، خاندانوں میں اتفاق نہ ہوگا لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں ہوں گی، قحط پڑینگے، زلزلے اور بھونچال آئیں گے۔

مسیحا نے فرمایا کہ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق دینے کیلئے اجر میرے پاس ہے۔ آپ بادلوں پر آنے والے ہیں اور سب فرشتے آپ کیساتھ آئیں گے۔ اِنجیل شریف کے مطابق جب آپ بادلوں پر آئیں گے تو اُس وقت براہِ راست زمین پر نہیں آئیں گے۔ وُہ مومنین جو مسیحا پر ایمان لا کر زندگی گُذارتے رہے اگر مر گئے تو جی اُٹھیں گے اور اگر زندہ ہوں گے تو وُہ زندہ ہی آسمان پر نورانی بدنوں میں اُٹھائے جائیں گے۔ جو لوگ باقی زمین پر رہ جائیں گے اُن کیلئے وُہ بہت ہی زیادہ مصیبت کا زمانہ ہوگا۔ یہ وُہ لوگ ہوں گے جنہوں نے حضور المسیح کو قبول نہیں کیا۔

قریباً سات سال کا عرصہ مومنین مسیحا کے ساتھ آسمان پر رہیں گے اور اُس کے بعد آپ اُن ہی مومنین کیساتھ زمین پر تشریف لائیں گے اور بادشاہوں کے بادشاہ کے طور پر اَبدی بادشاہی کریں گے۔ اِنجیل شریف کے مطابق ہر ایک گھٹنا اُن کے حضُور جھکے گا اور ہر ایک زبان اقرار کرے گی کہ یسوع مسیح خُداوند ہیں۔ یاد رَہے کہ اگر ہم آج نہیں جُھکیں گے تو کل جھکنا ہی پڑے گا اِس لیئے دیر نہ کریں۔ کیوں نہ آج ہی جُھک جائیں۔ میری دُعا ہے کہ قادرِ مُطلق خُدا ہماری رُوحانی آنکھیں اپنی نور سے منوّر فرمائے کہ ہم حضور المسیح کی شخصیت کو اَحسن طریقہ سے پہچان پائیں اور فردوسِ بریں کی واحد راہ پر بذریعہ ایمان رواں ہو سکیں۔ (آمین)

حرفِ آخر

"اَے جوان تُو اپنی جوانی میں خوش ہو اور اُس کے ایّام میں اپنا جی بہلا اور اَپنے دِل کی راہوں میں اور اَپنی آنکھوں کی منظوری میں چل لیکن یاد رَکھ کہ اِن سب باتوں کیلئے خُدا تُجھ کو عدالت میں لائے گا۔ پس غم کو اَپنے دِل سے دُور کر اور بدی اَپنے جسم سے نِکال ڈال کیونکہ لڑکپن اور جوانی دُونوں باطل ہیں۔ اَب سب کُچھ سُنایا گیا۔ حاصل کلام یہ ہے، خُدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ اِنسان کا فرضِ کُلّی یہی ہے۔ کیونکہ خُدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا"۔

حضرتِ سلیمانؑ بن داؤدؑ